

ڈاکٹر راجندر پرساد میموریل خطبات کی تقریب میں نائب صدر جم۔ وری۔ ند جناب ایم وینکیا نائڈو کی ندی تقریر کی چید۔ چید۔ اقتباسات

Posted On: 01 DEC 2017 2:11PM by PIB Delhi

نئی دہلی، یکم۔ دسمبر۔ آل انڈیا ریڈیو نئی دہلی کی جانب سے ملک کے پہلے صدر جمہوریہ آنجہانی ڈاکٹر راجندر پرساد یاگاری خطبات کی تقریب میں نائب صدر جمہوریہ ہند جناب ایم وینکیا نائڈو نے ہندی میں جو تقریر کی تھی، اس کی چیدہ چیدہ اقتباسات حسب ذیل ہیں :

آزاد ہندوستان کے پہلے صدر جمہوریہ کی مقدس یاد میں آکاشوانی کی جانب سے اہتمام کئے جانے والے اس خطبے کے وسیلے سے ، ” بھارت کا روپانترن “ کے موضوع پر یہاں موجود سبھی سامعین کے ساتھ اپنے خیالات مشترک کرنے پر مجھے از حد خوشی ہو رہی ہے ۔

آنجہانی ڈاکٹر راجندر پرساد ہمیشہ سنہرے آزاد ہندوستان کے لئے وقف رہے ۔ ایک طالب علم کارکن سے لے کر آزاد ہندوستان کے صدر ہونے کا سفر ان کی ناقابل تسخیر اہلیت ، ملک اور سماج کے تئیں ان کے عزم اور عہد بستگی کی عظیم داستان ہے ، جو ہندوستانی سیاست کی جمہوری قدروں کی عکاسی کرتی ہے ۔ جہاں ایک طالب علم کارکن اپنی مضبوط قوت ارادی اور خدمت کے لئے ہمیشہ آمادہ رہنے کے سبب آزاد ہندوستان کے پہلے صدر جمہوریہ کے منصب پر فائز ہو سکا ۔ ہندوستان پچھلے 70 برسوں میں مسلسل بدلتا رہا ہے اور تبدیلیاں ہر لمحہ رونما ہو رہی ہیں ۔

محترم سامعین !

صرف موازنہ جاتی اعداد و شمار سے ہی اس تبدیلی کی تصویر صاف نہیں ہو سکے گی ۔ سماج میں تبدیلی اعدادی ہی نہیں بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے جس کی شناخت انتہائی ضروری ہے ۔

مئی 1952 میں پہلی لوک سبھا کے چناؤ کے بعد نو منتخب ممبران پارلیمنٹ سے پہلی بار خطاب کرتے ہوئے آنجہانی راجندر بابو نے ملک کے غذائی مسئلے پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا تھا ۔ اس وقت ہندوستان کی مجموعی قومی آمدنی صرف تین لاکھ کروڑ روپے تھی اور ملک مہنگی غذائی اجناس درآمد کر رہا تھا۔ اس صورت حال سے آج تک جب ہم زرعی غذائی اجناس کی پیداوار میں خود کفیل ہو چکے ہیں ، سبز انقلاب کی کامیابی کے بعد سفید انقلاب کے وسیلے سے آج ہندوستان پوری دنیا میں دودھ پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے ۔ نیلے انقلاب کے وسیلے سی ماہی پروری کو بڑھاوا دیا جا رہا ہے ۔ آج ملک دلہن اور تلہن کی پیداوار میں بھی خود کفالتی کی سمت میں تیزی سے بڑھ رہا ہے ۔ غذائی اجناس کے پیداوار سے آج ہم غذائی افزودگی یعنی پراسیسنگ کے شعبے کو بھی فروغ دے رہے ہیں ۔ آج ہمارے ملک کی مجموعی قومی آمدنی 120 لاکھ کروڑ تک پہنچ چکی ہے ۔

شروع کے پانچ سالہ منصوبوں میں صنعتی ترقی اور سرکاری پراجیکٹوں کو قائم کرنے پر زور دیا جاتا تھا ۔ پہلے ملک کی معیشت اپنے آپ میں سمٹی ہوئی تھی اور عالمی بازار سے اس کا کوئی رابطہ نہیں تھا ۔ صنعتی خود کفالتی کا نشانہ حاصل کرنے کی مقصد سے درآمدات کے متبادل پر زور دیا گیا ۔ آج میک ان انڈیا کے تحت ہم اناج پیدا کرنے والے غیر ملکی اداروں کو ملک میں صنعتیں قائم کرنے کی دعوتیں دے رہے ہیں اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو ملک کی مسلسل ترقی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے ۔

ہم نے متعدد شعبوں میں راست غیر ملکی سرمایہ کاری یعنی ایف ڈی آئی کی حد 100 فیصد تک بڑھادی ہے ۔ آج ہندوستان عالمی معیشت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے ۔ ہمارے پاس 70 لاکھ امریکی ڈالر کا بیرونی زر مبادلہ موجود ہے ۔ ہندوستان کی معیشت آج عالمی معیشت کے پاور انجن کے روپ میں جانی جا رہی ہے ۔ 1991 میں ملک کی معیشت میں لچیل پن اور نرمی لائی جانے کے بعد ہم نے اپنی معیشت کو عالمی معیشت سے جوڑنے کا کام کیا ہے ۔ یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج تھا ۔

ہم آج عالمی تنظیم تجارت میں برابر کے حصہ دار ہیں ۔ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے ہم عالمی تنظیم تجارت کے اجتماعات میں برابر آواز اٹھاتے ہیں ۔ ہم ترقی یافتہ ملکوں سے ان کی معیشت کو ہمارے ملک کے لئے کھولنے کی گزارش کرتے ہیں ۔ ہم اپنے روایتی علم ، دستکاری اور کاریگری کو دانشور اثاثوں کے طور پر استعمال کر رہے ہیں ۔ تاکہ روایتی گروہوں اور سماج کو ان اثاثوں کا فائدہ حاصل ہو سکے ۔ اسی طرح ماحولیات اور تبدیلی ماحولیات جیسے بین الاقوامی معاہدوں پر بھی ہم اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے قابل تجدید توانائی کو فروغ دے رہے ہیں ۔ جس کے نتیجے میں ہندوستان کی قیادت میں آج بین الاقوامی تنظیم شمسی قائم کی گئی ہے اور اس کا مرکزی دفتر ہندوستان میں قائم کیا گیا ہے ۔

خلائی علوم کے میدان میں ہماری کامیابیاں ہمارے ملک کے پروڈیوسروں کو مفتخر کر رہی ہیں ۔ آج ہم نہ صرف اپنے بلکہ ترقی یافتہ ملکوں کے سپٹلائٹ بھی خلا میں بھیج رہے ہیں ۔ ایک ہی پرواز میں سب سے زیادہ 104 سپٹلائٹ داغنے کا ریکارڈ انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (آئی ایس آر او) کی قابل تعریف کامیابی ہے ۔

عالمی امن کی قدریں ہمیں صدیوں اور نسلوں سے حاصل رہی ہیں ۔ ہماری ہر نسل نے اس وراثت کا تحفظ کیا ہے ۔ تنگ نظر مذہبی سیاسی دنیا میں بھارت امن کا پیغام ہمیشہ دیتا رہا ہے ۔ امن خیر سگالی اور پوری دنیا کو ایک کنبہ ماننا ہماری سناتن تہذیب کا بنیادی ستون رہا ہے ۔ پر امن بقاءے باہمی کے بنیادی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ہم نے ہمیشہ اقوام متحدہ کے ذریعہ کی جانے والی امن کی کوششوں میں اپنی خدمات فراہم کی ہیں ۔ ہمارے لئے یہ بات انتہائی قابل فخر ہے کہ 71 قومی امن

مشنز میں سے تقریباً 50 مشنز میں ہندوستان کی شراکتداری رہی ہے۔ شاید کم ہی سامعین اس بات سے واقف ہوں گے کہ ہندوستان دنیا کا وہ پہلا ملک تھا جس نے ملک کے امن دستوں میں خواتین کا دستہ بھیجا تھا اس کے بعد دنیا کے متعدد دیگر ملکوں نے ہمارے اس اقدام کی تقلید کی ہے۔

اس حوالے سے یہاں میں حال ہی کے ایک اہم واقعے کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ ہمارے ملک کے نمائندہ جسٹس جناب دلپیر بھنڈاری انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس یعنی بین الاقوامی عدالت انصاف کے لئے دوبارہ منتخب کئے گئے ہیں۔ بین الاقوامی عدالت کے برسوں کی تاریخ میں پہلی بار برطانیہ کا کوئی نمائندہ نہیں ہے۔ ہندوستان کی اس کامیابی کو عالمی سیاست میں بدلتے ہوئے منظر نامے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے جس میں ہندوستان ایک ذمہ دار اور معاشی اور حکمتی طور سے طاقتور ملک کی صورت سے ابھر کر سامنے آ رہا ہے۔ تبدیلی کی بھلا اس سے بڑی مثال اور کیا ہوگی کہ ہندوستان کے سابقہ نوآبادیاتی حکمران آج ہندوستان سے دوستی کو اہمیت دے رہے ہیں۔

راجندر بابو اور ان کی نسل کے لیڈروں نے نوآبادیاتی نظام کے خلاف جس تحریک کا آغاز کیا تھا وہ اب کامیاب ہو رہی ہے۔ آج ہندوستان عالمی سطح پر ایک بڑی معاشی طاقت کے طور پر ابھر رہا ہے اور اس کے معاشی بڑی طاقت بننے کے نتیجے میں ایشیائی ملکوں میں ہندوستان کی حیثیت اب بڑے بھائی جیسے ملک کی ہو گئی ہے۔ اسی لئے یہ جنوبی ایشیائی ممالک خاص طور سے افغانستان کی تعمیر نو، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان پانی کی تقسیم پر پیدا ہونے والے مسئلے کے حل اور ہند - نیپال معاشی تعاون کو بڑھاو دے کر ہندوستان جنوبی ایشیائی ملکوں کی ترقی میں اہم خدمات انجام دے رہا ہے۔

محترمہ اہالیان وطن!

ہندوستان میں تبدیلی کے اس عمل سے پچھلی تقریباً تین دہائیوں کے دوران انفارمیشن ٹکنالوجی کا کردار انتہائی اہم حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ انفارمیشن ٹکنالوجی کے اس انقلاب کا استعمال مرکزی اور مختلف ریاستی سرکاریں بڑے پیمانے پر عوام الناس کی عام زندگی کو سہولیات فراہم کرنے اور اسے سہل بنانے کے لئے کر رہی ہے۔ سرکاروں کے ذریعہ شہریوں کو فراہم کرائی جانے والی مختلف خدمات کو مسلسل ای - گورننس کے دائرے میں لایا جا رہا ہے۔ یہ سہولت فراہم کرانے کی مہم شہریوں کو اچھی حکمرانی اور انتظامیہ فراہم کرنے میں معاون ہوگی۔

جنسی تناسب خواتین کی ترقی اور انہیں باختیار بنائے جانی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ رہا ہے۔ آج زیر حمل بچیوں کا اسقاط قانونی جرم قرار دے دیا گیا ہے۔ لیکن اس پرپوری طرح شکنجہ کسے میں ہم اب تک کامیاب نہیں ہو پائے ہیں، تاہم، ”بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ“ جیسے مثبت مشن سے آج خواتین کے تئیں ہمارے سماج کے نظریے میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔

سماج اور سرکار کی مشترکہ کوششوں سے آج ملک میں خواتین کے لئے ایک معقول فضا سازگار ہوئی ہے۔ ہریانہ جیسے روایتی سماج میں بھی خواتین کا جنسی تناسب متعدد برسوں کے بعد پہلی بار 900 سے زائد ہو گیا ہے۔

ہندوستان نوجوانوں کا ملک ہے۔ یہاں نوجوانوں کی آبادی 65 فیصد ہے۔ ان نوجوانوں میں زبردست طاقت اور خود اعتمادی موجود ہے۔ مقررہ نشانوں کو حاصل کرنے کے لئے نوجوانوں میں سرزمین ہند، ہندوستانی تہذیب، سماج اور ہندوستانی زندگی کی قدروں کے تئیں وفاداری پیدا کرنا ضروری ہے۔ ہندوستان کو ترقی کی شاہراہ پر لے جانے کے لئے نوجوانوں کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ہماری اعداد و شماری آبادی کا فائدہ ہے۔ ترقی میں نوجوانوں کی شراکتداری کو یقینی بنانے کے لئے ان جوانوں کو ہنر مند بنانے پر زور دینے کی سمت میں ہنر مندی کے فروغ کا ایک خاکہ تیار کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں خود روزگاری بڑھانے کے لئے مدد اسکیم کے ذریعہ خاتون کاروباریوں اور شیڈیول کاسٹ / شیڈیول ٹرائب کاروباریوں کو فائدہ پہنچا ہے۔

خور روزگاری کے میدان میں ملک کے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اور ان میں کاروباری رجحان کو بڑھاوا دینے کے لئے اسٹارٹ اپ انڈیا جیسی اسکیم لاگو کی گئی ہے۔ آئیڈیا کو انوویشن تک اور انوویشن کو انٹر پرائیزز کو فروغ دینے میں یہ اسکیم کارگر ثابت ہوگی۔

آج ملک میں 55 لاکھ کلومیٹر سڑکوں کا جال بچھایا جا چکا ہے جس میں 14 لاکھ کلومیٹر قومی شاہراہیں۔ ایک اعشاریہ چھ ایک لاکھ کلومیٹر ریاستی شاہراہیں اور تقریباً 4 لاکھ کلومیٹر دیہی سڑکیں شامل ہیں۔ 76 ہزار گاؤں کو آپٹیکل فائبر کنکٹیوٹی کے ذریعہ جوڑا جا چکا ہے۔ جن دھن اسکیم کے تحت کھولے گئے کھاتوں میں بڑے پیمانے پر دیہی علاقوں کا معاشی فروغ ہوا ہے۔ گاؤں جس قدر بھی معیشت سے جڑیں گے معیشت کو اتنا ہی فروغ حاصل ہوگا اور استحکام پیدا ہوگا۔ آج ملک میں بجلی کی سپلائی کی کمی نہیں ہے۔ مارچ 2019 تک ہر گاؤں، ہر شہر کے ہر گھر تک سستی شرحوں پر بجلی فراہم کرانے کا نشانہ معین کیا گیا ہے۔

منریگا اور غذائی سلامتی قانون کے تحت کمزور طبقوں کے لئے روزگار اور پرورش کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ ہم بے شک انتہویہ کے آدرش پر نئے ہندوستان کی تعمیر کی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہمارے لئے یہ بات انتہائی باعث فخر ہے کہ ہندوستان کو سب سے بری جمہوریت کا مقام اور اعتبار حاصل ہے۔ آج دنیا میں ہندوستان کو ایک مثالی جمہوریت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ایک ایسی جمہوریت جس میں مختلف ذاتوں، مذاہب طبقوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے ہندوستان کے سواسو کروڑ اہل وطن شامل ہیں۔ انہیں ایک آئینی اور جمہوری نظام میں پروکر رکھا گیا ہے۔ آئین میں 73 ویں اور 74 ویں ترمیم کے وسیلے سے پنچائتی راج کا قیام عمل میں لایا گیا۔ خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دے کر پنچائتی راج اداروں میں خواتین کو سیاسی طور سے باختیار بنایا گیا۔ اس تجربے کو پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں بروئے کار لائے جانے پر غور و خوض کیا جانا چاہئے۔

کالادھن اور بدعنوانی :

آزاد بازار نظام کے لئے مشترکہ اور آئینی نگرانی کے فقدان کے نتیجے میں بدعنوانی میں اضافہ ہوا۔ پرانے قوانین کی جگہ نئی قانون سازی اور ان کی سچی نگرانی ضروری ہے۔ کالا دھن ہماری معیشت کو اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے۔ نوٹ بندی کے بعد سے انکم ریٹرن فائلنگ میں 50 فیصد کا اضافہ اور ایڈوانس ٹیکس کلکشن میں 41 فیصد کا اضافہ، کالے دھن کے خلاف نوٹ بندی کی کامیابی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

زراعت اور کسانوں کی فلاح :

ہم غذائی اجناس کی پیداوار می خود کفیل ہوچکے ہیں۔ پھر بھی آج زراعت سب سے بڑا جوکھم بھرا کاروبار ہے۔ کسان آج بھی موسم اور سرکار پر انحصار کرنے پر مجبور ہے اس لئے ضروری ہے کہ زراعت میں زیادہ سرمایہ کاری کی جائے۔ آبپاشی کی وسائل فروغ دئے جائیں، کسانوں کو ان کی پیداوار کی زیادہ قیمت ملے۔ بے زمین اور چھوٹے کسانوں میں بیشتر کو ساہوکاروں اور غیر سرکاری وسائل سے قرض لینا پڑتا ہے۔ اس صورتحال میں تبدیلی لانی انتہائی ضروری ہے۔ ساتھ ہی دیہی علاقوں میں کاروبار اور زراعت کو متنوع بناکر کھیتی پر انحصار کو کم کرنا ہوگا۔

مجھے یقین ہے کہ منتخب جمہوری سرکاریں ان چیلنجوں کے تئیں ہوشیار ہیں گی اور ان چیلنجوں کو ترقی کے مواقع میں بدلا جاسکے گا۔ ان دشواریوں کا سامنا سبھی ہندوستانی شہریوں کو منظم طریقے سے کرنا چاہئے اور دشوار گزار مسئلوں کا حل تلاش کرنا چاہئے۔

معزز سامعین !

26 نومبر 1949 کو آئین ساز اسمبلی میں ہمارے آئین کو منظور ی دی گئی۔ اس موقع پر اپنے خطبہ صدارت میں آنجہانی ڈاکٹر راجندر پرساد نے آئین کے پس پشت موجود فلسفہ اور آئینی حقائق کا زبردست تجزیہ کیا جو مستقبل کے پالیسی سازوں اور ماہرین قانون کے لئے رہنما اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا تھا : ” بالآخر تو کوئی آئین کسی مشین ہی کی طرح بے جان شے ہوتی ہے۔ آئین انسانوں سے زندگی حاصل کرتا ہے۔ جو اس پر قابو رکھتے ہیں اور اسے نافذ کرتے ہیں۔ ہندوستان کو آج کچھ ایسے ایماندار اشخاص کی ضرورت ہے، جو ملک کے مفاد کو بالاترین سمجھتے ہوں۔ تین دسمبر مو آنجہانی راجندر بابو کے 133 ویں یوم پیدائش کے موقع پر میں امید کرتا ہوں کہ ہندوستانی پارلیمنٹ اور سرکار ان کی امیدوں کے مطابق ملک میں تبدیلیاں لانے کے کے مقدس اور معتبر کاموں میں زبردست عقیدت اور اعتماد کے ساتھ مصروف ہو جائیں گے۔ میں اپنی اس تقریر کو آنجہانی ڈاکٹر راجندر پرساد کی مقدس یاد کی نذر کرتا ہوں۔

.....

م ن -س ش-رم

U-6038

